فہرست مضامین
سیرت النبی کے جلسوں کیلئے اعلان
احراریوں کی غلط بیانی کی تردید
"جمعیۃ العلماء" کا خلاف اسلام مسلک ۔ ۳
مامور من اللہ کی صداقت کا ایک معیار ۔ ۵
الاختلاف الصریح فی حلیتی المسیح ۔ ۶
بحالات موجودہ مسلمانوں میں اتحاد ان کی ہلاکت کا باعث ہوگا ۔ ۷
نظارتوں کے اعلانات ۔ ۸
مکہ ہندوؤں کا تیرتھ تھا
ڈیرہ غازیخاں میں احمدیہ جلسہ گاہ
کونین کے متعلق اعلان
اشتہارات وخبریں ۔ ۱۰

نمبر ۴۷ | ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۵۔ اکتوبر بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خداتعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو دو روز سے بخار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب بڑھاپے اور علالت کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

عالمگیر جمعیتہ مذاہب شکاگو کے صدر کا خط

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کانفرنس عالمگیر جمعیتہ مذاہب شکاگو کے منتظمین کی درخواست پر کانفرنس کے افتتاح کے لئے جو پیغام بذریعہ بحری تار ارسال فرمایا تھا۔ اس کے متعلق بشپ فرانسس میکونل صدر کانفرنس نے حضور کی خدمت میں جو شکریہ کا خط ارسال کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

بشپ صاحب لکھتے ہیں:۔ آپ کا پیغام جو بحری تار کے ذریعہ موصول ہوا۔ عظیم الشان اجتماع میں ۲۷ اگست بروز اتوار بعد دوپہر جلسہ کے افتتاح کے موقعہ پر جو کہ ہمارے جلسہ کے انتہائی عروج کا وقت تھا۔ پڑھا گیا۔ تمام سامعین نے آپ کے پاک اور پاکیزگی بخشنے والے الفاظ کو نہایت پسند کیا۔

ہز ہائی نس مہاراجہ گائکواڑ آف بڑودہ نے ہماری اس شاندار مجلس میں اپنا خطبہ افتتاحیہ پڑھا۔ جس کا موضوع تھا۔ "انقلاب پذیر دنیا میں مذہب" انہوں نے اسی وقت سے ہماری عالمگیر جمعیتہ مذاہب کے بین الاقوامی صدر کی حیثیت کو قبول کر لیا ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ حضور بھی اس جمعیتہ کی بین الاقوامی کمیٹی میں کوئی رُتبہ منظور فرمائینگے

آپ کا صادق:۔ بشپ فرانسس جے میکونل

چیرمین ورلڈ فیلوشپ آف فیتھز۔

سیرت النبی کے جلسوں کے لئے اعلان

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۶ - نومبر مقرر فرمائی ہے تمام احمدی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد نہ صرف اپنے ہاں۔ بلکہ اردگرد کے دیہات اور قصبات میں بھی سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کرانے کی کوشش شروع کر دیں۔ اور اس انتظام سے دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں:۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

"الفضل" کا خاتم النبیین نمبر

بزرگانِ جماعت و اہلِ قلم اصحاب سے گزارش

حسب معمول اس دفعہ بھی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے موقعہ پر "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس کے لئے بزرگان جماعت اور دیگر اہلِ قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ جس طرح وہ گذشتہ سالوں میں اپنے مضامین نظم ونثر بھیجکر ممنون فرماتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب بھی ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ۶ - نومبر تک اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرما دیں۔ بیرونی ممالک کے اصحاب جس قدر جلدی ارسال فرما سکیں۔ ان کی عنایت ہوگی۔ ایسے مضامین کے متعلق آخری وقت تک کوشش کی جائے گی۔ کہ درج کئے جا سکیں:۔

اہلِ علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ حسب معمول خاتم النبیین نمبر میں اپنا حصہ پوری کوشش اور سعی سے پورا کریں گی:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک خاص مضمون

یوم التبلیغ کیلئے

محمد ابراہیم صاحب ناصر بذریعہ تار لاہور سے اطلاع دیتے ہیں۔ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ نے ایک ٹریکٹ "پکارنے والے کی آواز" شائع کیا ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر یوم التبلیغ کے لئے تحریر کر کے عنایت فرمایا ہے۔ احباب ایک روپیہ سیکڑہ کے حساب سے منگا کر کثرت سے شائع کریں۔ پتہ:۔ ۳۶ - ایمپرس روڈ۔ احمدیہ ہوسٹل۔ لاہور۔

یوم التبلیغ کے دن ندائے ایمان نمبر ۴

ہر ایک احمدی مرد و عورت بوڑھے بچے کے ہاتھ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یوم التبلیغ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے نہایت ہی قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر یوم التبلیغ کے لئے "ندائے ایمان نمبر ۴" کا مسودہ مجھے طبع کرانے کے لئے بھیجا ہے۔ جس میں نہایت لطیف پیرایہ میں حقیقت کو آشکار کیا گیا ہے۔ اس کی طباعت وغیرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ "ندائے ایمان" بصورت دو ورقہ اور پوسٹر علیحدہ علیحدہ طبع کیا جائے گا۔ اس لئے سکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے انصار اللہ کے ذریعہ مقامی اور مضافات کی اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس قدر تعداد کی ان کو ضرورت ہو۔ اس سے ۱۸ - اکتوبر سے پہلے پہلے اطلاع دیں۔ تا ہم یوم التبلیغ کے موقعہ پر "ندائے ایمان" انہیں بھیج سکیں:۔

ندائے ایمان نمبر ۴ دو ورقہ اور دیواروں پر چسپاں کرنے کے لئے اشتہار کی صورت میں ہوگا۔ جس قسم کا آپ کو ضرورت ہو۔ چار روپے ہزار کے حساب سے منگوا لئے جائیں:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

تبلیغی ٹریکٹ کے متعلق ضروری اعلان

ٹریکٹ دو ورقہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ ۹۰ ہزار انصار اللہ کے ذریعہ تقسیم کیا جاوے۔ اس لئے ہم انہی جماعتوں کو پہلے بھیج رہے ہیں۔ جن کے انصار اللہ کی فہرست ہمارے پاس محفوظ ہے جن جماعتوں میں ابھی تک انصار اللہ نہیں بنے۔ ان کی بشرط گنجائش بعد میں باری آئے گی۔ لہذا تمام جماعتوں کو اپنے ہاں انصار اللہ کی جماعت قائم کرنی چاہیئے۔ اور ایک سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے مفصل پتہ سے اطلاع دیں:۔

۲ جن جماعتوں میں انصار اللہ کی جماعت قائم ہے۔ وہ اپنے سکرٹری کے مفصل پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ ہم چٹیں چھپوا لیں۔ اور جلد ان کو ٹریکٹ پہنچ جایا کریں۔

جس جماعت کو ٹریکٹ نہ پہونچے۔ وہ سمجھ لے۔ کہ اس کا پتہ دفتر میں صحیح درج نہیں ہے پتہ صاف اور مفصل لکھیں:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ:۔

حافظ آباد کا مناظرہ ملتوی ہوگیا

حافظ آباد میں جماعت احمدیہ اور عیسائی صاحبان میں ۱۸ اکتوبر کو جو مناظرہ قرار پایا تھا۔ عیسائی صاحبان کے بعض عذرات کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا ہے۔ اس کے لئے بعد میں جو تاریخ مقرر ہوگی۔ اس سے پھر اطلاع دی جائے گی:۔

خاکسار محمد حیات۔ از حافظ آباد:۔

احراریوں کی غلط بیانی کی تردید

ہم اہل السنت والجماعت واہل ہنود ساکنان قادیان مغلاں کو اخبارات سے یہ خبر معلوم کر کے نہایت تعجب ہوا ہے۔ کہ قادیان میں جماعت احرار قائم ہو گئی ہے۔ اور یہ کہ یہاں ان کا کوئی دفتر ہے۔ اور باقاعدہ والنٹیئرز کور بھی قائم ہو گئی ہے۔ اس خبر میں بالکل صداقت نہیں ہے۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس غلط خبر کی تردید کریں۔ اور اصل واقعہ پبلک کے سامنے پیش کریں:۔

مورخہ ۴ - اکتوبر ۱۹۳۳ء کو دو نوجوان آئے۔ اور بیان کیا۔ کہ ہم احرار اسلام کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ چونکہ قادیان کے اہل السنت والجماعت جن کی مسجد میں آکر وہ ٹھیرے تھے۔ احرار کی سرگرمیوں کو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم نے ان کو کہا۔ کہ مسجد عبادت کے لئے ہے۔ چونکہ ایسی کارروائیوں سے فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ اس لئے آپ مسجد سے چلے جائیں۔ لہذا وہ دونوں صاحب چلے گئے۔ اس کے سوا اور کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ احرار کا قادیان میں نہ کوئی دفتر ہے۔ نہ لنگر خانہ۔ اور نہ کوئی جماعت:۔

خاکساران۔ خواجہ عزیز احمد ولد امام دین سکرٹری اہل السنت والجماعت قادیان بقلم خود۔ میاں عبد اللہ بقلم خود۔ قادیان۔ خیر الدین ولد علی بخش قادیان۔ بقلم خود۔ حسین بخش درزی۔ قادیان۔ دھنی رام ٹھیکیدار قادیان۔ بقلم خود۔ کرم دین۔ (شیخ) عبد الحق۔ (شیخ) عبد العزیز قادیان مستری مہتاب الدین قادیان۔ (سیٹھ) پیارے لال صراف قادیان (شیخ) عزیز الدین بقلم خود۔ عبد اللہ قصاب۔ قادیان (سردار) کشن سنگھ ساکن قادیان۔ (چودھری) عبد الرحمٰن سربراہ نمبردار قادیان۔ بقلم خود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

جمعیتہ العلماء کا خلافِ اسلام مسلک

"جمعیتہ" کے نقصان رساں طریقِ عمل کی حمایت کی ناکام کوشش

ہندوؤں کی خاطر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی سعی

یہ ایک حقیقت ہے۔ ایسی حقیقت جو مسلمانوں پر خوب اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ ہندوؤں کے کانگرسی اور مہاسبھائی طبقہ نے مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی مقاصد و اغراض کو اس نام نہاد "جمعیتہ العلماء" کے ذریعہ جسے کفایت اللہی جمعیتہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جس قدر نقصان پہنچایا ہے اس قدر کسی اور ذریعہ سے نہیں پہنچایا۔ اس "جمعیتہ" نے اپنے یوم پیدائش سے ہی عام مسلمانوں کی مرضی اور خواہش کے خلاف کانگرس کی اتباع کو اپنا سب سے بڑا مقصد و مدعا قرار دے لیا۔ اور ہر موقعہ پر تمام مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر ہندوؤں کی خواہشات کی تکمیل میں منہمک رہی۔ اس نے مسلمانوں کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ ذمہ وار مذہبی جماعت ہونے کا دعوے کرتے ہوئے مسلمانانِ ہند کے مذہبی مستقبل کو ہندوؤں کی خاطر برباد کرنے کی ہر ناجائز سے ناجائز کوشش کی۔ اور حد یہ کہ کانگرس اور گاندھی جی نے جو بھی خلافِ عقل و فکر حکم دیا۔ اس کے فرض ہونے کا استدلال آیاتِ قرآنی اور احادیث نبوی سے پیش کرتی رہی۔ مسلمانوں نے "جمعیتہ" کی ان تمام حرکات کو دیکھا۔ ان کے خلاف آواز بھی اٹھائی۔ اپنے مذہبی راہ نماؤں کی اس حالتِ زار پر ماتم بھی کیا۔ مگر ان کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اور جمعیتہ اپنے ہندو آقایان ولی نعمت کی خدمات پورے جوش اور سرگرمی سے سرانجام دیتی رہی ؛

"جمعیتہ العلماء" سے مطالبہ

حتیٰ کہ جب کانگرس کو الٹے پاؤں واپس لوٹنا پڑا۔ اور ہر تحریک جو اس نے شروع کی۔ اور جو "جمعیتہ" کے نزدیک قرآن و احادیث سے موید تھی۔ اور جس کا اختیار کرنا از روئے شریعت اسلامیہ اس نے مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا تھا۔ ترک کر دی گئی۔ اور "جمعیتہ" بھی اس سے دست بردار ہو گئی۔ تو مسلمانوں کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ "جمعیتہ العلماء" سے اس کے اس طریقِ عمل کی تشریح طلب کریں ؛

"ہند جدید" کا مقالہ

چونکہ "جمعیتہ" کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ اس لئے وہ حسب معمول خاموش رہی۔ البتہ روزانہ اخبار "ہند جدید" نے جو کانگرس پرستی میں "جمعیتہ العلماء" سے بھی چار قدم آگے بڑھا ہوا ہے۔ اپنی حال کی ایک اشاعت میں کوشش کی ہے۔ کہ "جمعیتہ العلماء" کے اس طریقِ عمل کو حق بجانب ثابت کرے۔ اور "جمعیتہ" کے "واحد آرگن" "الجمعیتہ" (۱۳ اکتوبر) نے اسے لبا غنیمت سمجھ کر اور "بصیرت افروز مقالہ افتتاحیہ" قرار دے کر شائع کیا ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر یہی مقالہ ہے۔ اور اسی کے متعلق ہم اپنے خیالات کرنا چاہتے ہیں؛

مقالہ لکھنے کی ضرورت

"ہند جدید" کو یہ مقالہ لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ اس کے سامنے بقول اس کے حسب ذیل سوالات رکھے گئے۔

"کیا سبب ہے۔ کہ جب کانگرس۔ فوج اور پولیس سے بائیکاٹ کرے۔ تو شرعی دماغ صاد کر دیں۔ سول نافرمانی کا حکم کانگرس سے ملتے ہی نافرمانی فرض۔ شراب پر پہرہ بھی کانگرس کے الہام کے بعد فرض ہوا۔ اور جوں ہی گاندھی جی اس سے منہ پھیریں۔ آپ کا مذہب بھی موم کی ناک کی طرح مڑ جائے۔ اور اب آپ نے گاندھی کی بیعت کا حق سول نافرمانی ترک کر کے ادا کر دیا۔ علماء وقت کو سب بے دماغ دہشت پسند جاننے والے نام نہاد مسلمان جن میں میں بھی ایک ہوں متعجب ہیں۔ کیا آپ بغیر کف لانے کے اس نکتہ کو شرح و بسط سے ظاہر کریں گے۔ اور خاص کر یہ کہ آج کل شراب پر پکٹنگ علماء کی نظر میں کیوں شرعی فریضہ نہیں رہا۔ سول نافرمانی کی ضرورت کیوں نہیں رہی"؛

کف لانے کا مظاہرہ

معلوم ہوتا ہے۔ سوال کرنے والے صاحب چونکہ "علماء وقت" کی عادت اور حالت کا گہرا مطالعہ رکھنے والوں میں سے تھے۔ اس لئے انہوں نے سوالات پیش کرتے ہوئے یہ گزارش کرنا ضروری سمجھا۔ کہ "بغیر کف لانے کے اس نکتہ کو شرح و بسط سے ظاہر کریں" لیکن افسوس ہے کہ "ہند جدید کے "مولانا" نے اپنے طویل مضمون کا زیادہ حصہ "کف لانے" کا مظاہرہ کرنے میں صرف کر دیا۔ اور ان مسلمانوں کے متعلق جو جائز طور پر "علماء وقت" کے متعلق مندرجہ بالا سوالات پیش کرنے اور انہیں حل کرانے کا حق رکھتے ہیں۔ نہایت ہی معیوب اور نامناسب الفاظ کا طومار جمع کر دیا؛

"جمعیتہ العلماء" کی بے جا تعریف

دوسری طرف یہ کوشش کی۔ کہ ان علماء کی شان میں ممکن سے ممکن مبالغہ کر کے ان کی غداریوں۔ خیانتوں۔ اور مجرمانہ تغافل شعاریوں پر پردہ ڈال دیا جائے۔ جن کا ارتکاب ان کی "جمعیتہ" گزشتہ کئی سال سے کرتی آ رہی ہے۔ "ہند جدید" کے نزدیک وہ تمام مسلمان جو علماء وقت کے طریقِ عمل کی تشریح چاہتے ہیں۔ اور جنہیں وہ بھی "بہت سے" "سمجھتا ہے" "غلاموں کی اندھی بہری بھیڑ" ہے۔ اور "آزادی کا کلمہ ان پر بم کے گولے کا اثر" بتاتا ہے۔ لیکن وہ علماء جو اپنے قول اور فعل سے گاندھی جی کے اشارہ ابرو پر رقص کرنے والے کانگرس کی بے دام غلامی کو ذریعہ نجات سمجھنے والے۔ اور مہاسبھا کے زر خرید خدام ہونے کا ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ ان کے متعلق لکھتا ہے :۔

"علماء اس امت کا عطر ہیں۔ اور اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس دورِ ظلمت و تعصب میں بھی جب کہ یہ عطر زمانہ کے ہاتھوں سڑ کر متعفن بن چکا تھا۔ اور تمام دنیا یقین کر چکی تھی۔ کہ اس امت میں علمائے سُو کے سوا اب کوئی قائم بالحق باقی نہیں رہا ہے۔ دفعتہً جمعیتہ العلماء کے ارکان نے ظاہر ہو کر دنیا کو دکھا دیا۔ کہ تمام نکبتوں اور بے سرو سامانیوں کے باوجود یہ امت اب تک زندگی سے خالی نہیں ہے۔ اور اس میں علماء حق کی ماشاء اللہ ایک معتد بہ جماعت موجود ہے"؛

"جمعیتہ العلماء" کے اعمال اور ان کے نتائج

اگر اس قسم کی لفاظیوں سے "جمعیتہ العلماء" کو "علماء حق" کی جماعت ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کے طریقِ عمل کی صرف تشریح چاہنے والوں کو سب و شتم کا نشانہ بنانے سے سڑ کر متعفن بن جانے والے اس عطر کی عفونت کو دور کیا جا سکتا ہے۔ تو اور بات ہے۔ لیکن اگر اس کے لئے "جمعیتہ العلماء" کے درست اعمال اور ان کے مفید نتائج

پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ تو ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ "ہند جدید" اس بارے میں کلیۃً ناکام رہا ہے۔ اس کے پیش نظر اپنے ہی الفاظ میں سوال تو یہ تھا۔ کہ "جمعیۃ العلماء" "کانگرس کا دم چھلا بن گئی ہے" اور اس کی تشریح اس نے خود یہ کی۔ کہ "کیا وجہ ہے۔ کہ جب کانگرس سول نافرمانی کا فیصلہ کرتی ہے۔ تو جمعیۃ العلماء بھی اسے شروع کر دیتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ شریعت کا حکم یہی ہے۔ جب شراب خانوں پر پہرہ کانگرس کی طرف سے لگایا جاتا ہے۔ تو "جمعیۃ العلماء" بھی یہی کرنے لگتی ہے۔ اور اسی کو حکم شرعی ظاہر کرتی ہے" لیکن یہ طریق عمل اختیار کرنے والے علماء کی تعریف و توصیف کے پل باندھنے کے بعد جب وہ جواب دینے کے میدان میں داخل ہوا ہے۔ بے بنیاد دعووں اور غیر متعلق مثالوں میں اُلجھ کر رہ گیا ہے۔

اسلام اور ترک موالات

مثلاً کہا گیا ہے۔ اسلام میں "کفار کے ساتھ ترک موالات فرض ہے۔ یہ ایک عام حکم ہے" مگر اتنے بڑے دعوے کا یعنی کفار کے ساتھ ترک موالات کے عام حکم ہونے کا کوئی ثبوت پیش کرنے کی ذرا بھی تکلیف گوارا نہیں کی۔ بلکہ اپنے اس دعوے کی خود ہی یہ لکھ کر تردید کر دی ہے۔ کہ

"ہر زمانہ میں مسلمانوں کے ذمہ دار سرداروں نے بعض کفار کے مقابلہ میں بعض کفار سے دوستی و موالات کے معاہدے کئے ہیں خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودِ مدینہ سے اس قسم کا معاہدہ کیا تھا"

ہندوؤں کا سلوک مسلمانوں سے

ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہیں مٹانے ان کے حقوق غصب کرنے۔ اور ان کے گلے میں اپنی غلامی کا طوق ڈالنے کے لئے ہندو ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کی طرف سے اسلام پر بھی نہایت شدت اور نہایت منظم طریق سے حملے کئے جا رہے ہیں مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے ہر جگہ سبھائیں قائم ہیں۔ جو اس مقصد کے لئے لاکھوں۔ کروڑوں روپے خرچ کر رہی ہیں مسلمان عورتوں اور بچوں کو ورغلا کر مرتد کرنے کے واقعات روزانہ ہندو اخبارات میں فخریہ شائع ہوتے ہیں۔ اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف تحریر و تقریر کے ذریعہ حد درجہ کی بدزبانی کرنے والے ہندو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھوم رہے ہیں مسلمانوں کو مذہبی فرائض اور عبادات سے بجبر روکنے کے واقعات ہندوؤں کی جبرہ دستیوں کا ثبوت ہیں۔ یہ ہے۔ وہ سلوک جو ہندوؤں کی طرف سے مسلمانان ہند کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اور یہ ہے۔ وہ طریق عمل جو ہندوؤں نے مسلمانوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔

کیا ہندو موالات کے مستحق ہیں

ان حالات اور واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے معاصر "ہند جدید" تمام اسلامی تاریخ میں سے کوئی ایک ہی ایسی مثال پیش کر دے۔ کہ کسی زمانہ میں مسلمانوں کے ذمہ دار سرداروں نے ایسے کفار سے دوستی و موالات کے معاہدے کئے۔ اور یہ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے یہود سے جب معاہدہ کیا۔ اس وقت ان کا سلوک مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ آج ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھ ہندو کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے دوش بدوش غیر مسلموں کی جنگ

دوسری مثال یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ "ایران اور روم کی جنگوں میں صحابہ و تابعین کے دوش بدوش غیر مسلم عربوں نے ان عجمی اقوام سے جنگ کی اور کسی نے اعتراض نہ کیا۔ کہ یہ شریعت کے خلاف ہے"

اس موقعہ پر بھی اصل حقیقت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ ان جنگوں میں جنگ کرانے کا اختیار مسلمانوں کو حاصل تھا۔ یا غیر مسلموں کو۔ صلح یا التوائے جنگ یا طریق جنگ میں تبدیلی کے اختیارات مسلمانوں کو حاصل تھے۔ یا غیر مسلموں کو۔ اگر یہ سب باتیں مسلمانوں سے متعلق تھیں۔ تو مدیر "ہند جدید" غور فرمائیں۔ یہ مثال "جمعیۃ العلماء" پر کیونکر صادق آسکتی ہے۔ جو اپنی نقل و حرکت کے تمام اختیارات کانگرس کے سپرد کر کے اس شعر کی مصداق بن چکی

سپردم بتو مایۂ خویش را — تو دانی حساب کم و بیش را

جو کچھ کانگرس کہتی گئی "جمعیۃ العلماء" اس کی تعمیل کرتی رہی۔

کانگرس کے فیصلہ کی تعمیل

"جمعیۃ" کی اس پوزیشن سے "ہند جدید" کو بھی انکار نہیں۔ اسی وجہ سے اسے یہ لکھنا پڑا۔ کہ

"مسلمانانِ ہند کے مسلم علماء کی انجمن یعنی جمعیۃ العلماء جب کانگرس کے کسی فیصلہ کو امت کی مصلحت اور امت کے مقصد اعلےٰ کے لئے مفید سمجھ کر قبول کرے۔ تو جمعیۃ العلماء کا یہ فیصلہ شرعی حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ یہ جمعیۃ اس وقت اولو الامر کی حیثیت رکھتی ہے"

تعجب ہے۔ ایک طرف تو "ہند جدید" یہ لکھتا ہے۔ کہ

"اسلام کی عالمگیر اور دائمی شریعت بھی حالات کی تبدیلیوں کے ساتھ اپنے احکام میں تنوع رکھتی ہے۔ اگر شریعت اسلام ان تبدیلیوں کا ساتھ نہ دے۔ تو معلوم ہے۔ وہ نہ عالمگیر ہو سکتی ہے۔ نہ دائمی"

لیکن دوسری طرف وہ یہ بتاتا ہے۔ کہ جب کانگرس کے کسی فیصلہ کی تعمیل کرنے کے لئے "مسلم علماء کی انجمن" تیار ہو جائے۔ تو پھر وہ فیصلہ شرعی حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مسلم علماء کی انجمن یہ معلوم کرنے کے لئے کہ "اسلام کی عالمگیر اور دائمی شریعت حالات کی تبدیلیوں کے ساتھ اپنے احکام میں تنوع رکھتی ہے" کانگرس کے فیصلہ کی محتاج ہے۔ یعنی کانگرس جب تک فیصلہ نہ کرے۔ کہ اب یہ طریق عمل اختیار کر لینا چاہیئے یا اب اس میں یہ تبدیلی کر دینی چاہیئے۔ اس وقت تک "مسلمانان ہند کے مسلم علماء کی انجمن" کو نہ تو اس طریق کا پتہ لگتا ہے۔ جو ایسے موقعہ پر اسلام کی عالمگیر اور دائمی شریعت پیش کرتی ہے۔ اور نہ حالات کی تبدیلیوں کے ساتھ اسلامی احکام کے تنوع کا علم ہوتا ہے۔ ہاں جب کانگرس کوئی فیصلہ کر دے۔ تب اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تو شریعت اسلامیہ کا حکم ہے۔ اور اس وقت وہ فیصلہ شرعی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔

علماء نے کانگرس کو اولوالامر بنا لیا

"ہند جدید" کا دعوےٰ ہے۔ کہ "علماء امت بلاشک و شبہ اولوالامر ہیں۔ اور انہیں پورا پورا حق حاصل ہے۔ کہ امت کی بھلائی کے لئے جو طریق جنگ چاہیں۔ اختیار کریں۔ جس وقت وہ جو راستہ تجویز کریں۔ وہ راستہ شرعی ہو جائے گا۔ اور جب وہ مصالح امت کی بناء پر اس راستہ کو بدل دیں۔ تو اس کا ترک واجب ہو گا۔ کیونکہ اولوالامر کی اطاعت فرض ہے"

اس دعوے کو درست فرض کر لینے کی صورت میں بھی گزارش یہ ہے۔ کہ کیا ان علمائے امت نے جنہیں مسلمانوں پر اس طرح مسلط کر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کسی وقت کوئی طریق جنگ بطور خود تجویز بھی کیا۔؟ یا ہر موقعہ پر انہیں کانگرس کا ہی ہر فیصلہ "امت کی مصلحت اور امت کے مقصد اعلےٰ کے لئے مفید" نظر آیا۔ اور اسے انہوں نے بسر و چشم قبول کر لیا۔ اگر مؤخر الذکر صورت ہی درست ہے۔ اور یقیناً درست ہے۔ تو حقیقی اولوالامر کانگرس ہوئی۔ نہ کہ "علماء امت" جو کہ کانگرس کے ہاتھ میں آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ اگر "علماء امت" حقیقت میں علماء ہوتے۔ اگر وہ سمجھتے۔ کہ اسلام کی عالمگیر اور دائمی شریعت حالات کی تبدیلیوں کے ساتھ اپنے سیاسی اور معاشرتی احکام میں تنوع رکھتی ہے۔ اگر ان میں یہ قابلیت ہوتی۔ کہ مسلمانوں کی حالات کے مطابق راہ نمائی کر سکیں۔ تو ہرگز اس بات کے محتاج نہ ہوتے۔ کہ کانگرس۔ یا گاندھی جی کوئی فیصلہ کریں۔ تب وہ اسے اختیار کریں۔ ورنہ بیٹھے موہنہ دیکھتے رہیں۔ وہ مسلمانوں کے سامنے خود راہ عمل پیش کرتے۔ اور نہ صرف مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے۔ بلکہ کانگرس اور گاندھی جی کو اپنے نقش قدم پر چلانے کی کوشش کرتے۔ لیکن اس کی بجائے انہوں نے اپنا دل و دماغ۔ اپنی عقل و سمجھ۔ حتیٰ کہ اپنا مذہب بھی کانگرس کے سپرد کر دیا۔ اور اس کے ہر اُلٹے سیدھے حکم پر امنا و صدقنا کہنے لگ گئے۔ ان حالات میں ان کی حالت پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے۔ کم ہے۔ اور جو شخص ان کے طریق عمل کی حمایت میں ایک لفظ بھی کہتا ہے۔ وہ اسلام اور مسلمانوں پر سخت ظلم کرتا ہے۔ ان علماء نے اپنی افسوسناک حرکات سے نہ صرف مسلمانان ہند کے لئے وجہ ندامت پیدا کی۔ بلکہ اسلام کو بھی دنیا میں سخت بدنام کیا۔ اور اسے موم کی ناک ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ خدا ان پر رحم فرمائے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

ماموں من اللہ کی صداقت کا ایک معیار

حق و باطل میں امتیاز کا طریق

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے رسول اور نبی کی صداقت کا ایک معیار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو بطور مثال قرار دے کر یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین یعنے اگر یہ شخص جھوٹے طور پر ہماری طرف بعض باتیں منسوب کرتا۔ تو ہم اس کو اپنی قدرت کاملہ سے پکڑ کر ہلاک کر دیتے اور تم میں سے کوئی اسے نہ بچا سکتا۔ مفہوم بالکل واضح ہے۔ یعنے یہ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دعوےٰ رسالت میں کاذب ہوتے۔ اور جو الہام خدا کی طرف منسوب کر کے پیش کرتے وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو بہت جلد اللہ تعالےٰ کی گرفت میں آ جاتے۔ اور کسی صورت میں بھی اس سے نہ بچ سکتے۔

علامہ فخر الدین رازی کی شہادت

متذکرۃ الصدر آیت کا یہی مطلب متقدمین بھی بیان کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ علامہ فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں لکھا ہے:۔ ھٰذا ذکرہٗ علیٰ سبیل التمثیل بما یفعلہ الملوک بمن یتکذب علیھم فانھم لا یمھلونہ بل یضربون رقبتہٗ فی الحال (جلد ۸ صفحہ ۲۹۱) یعنی اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مفتری علی اللہ سے وہی سلوک ہوتا ہے۔ جو بادشاہ اس سے کرتے ہیں۔ جو ان پر جھوٹ باندھے۔ یعنی یہ کہ وہ اسے مہلت نہیں دیتے۔ بلکہ فوراً اس کی گردن اڑا دیتے ہیں۔

اسی کی آپ مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
ھٰذا ھو الواجب فی حکمۃ اللہ تعالیٰ لئلا یشتبہ الصادق بالکاذب۔ (جلد ۸ صفحہ ۲۹۱) یعنے اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت ایسا ہی ہونا ضروری ہے۔ تاکہ کاذب و صادق میں کسی قسم کا اشتباہ واقع نہ ہو

علامہ زمخشری کا قول

علامہ زمخشری لکھتے ہیں:۔
والمعنی ولو ادعیٰ علینا شیئاً لم نقلہ لقتلناہ صبراً کما یفعلہ الملوک بمن یتکذب علیھم معاجلۃً بالسخط والانتقام (تفسیر کشاف) یعنے اگر یہ مدعی ہم پر افترا کرتا۔ تو ہم بہت جلد اس سے انتقام لیتے۔ اور اس کو قتل کر دیتے جیسا کہ بادشاہ ان لوگوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ جو ان پر جھوٹ باندھیں۔

قرآن مجید کی آیت اور تفاسیر کے ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مدعی ماموریت اگر اپنے دعوے میں کاذب ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کا یہ صریح فرمان ہے۔ کہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور کبھی کامیابی و کامرانی کا موںہہ نہیں دیکھتا۔

تئیس سال کی زندگی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دعوےٰ نبوت کے بعد ۲۳ سال تک زندہ رہے۔ اس سے یہ استدلال ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی مامور اپنے دعوے کے بعد ۲۳ سال تک زندہ رہے تو وہ صادق و راستباز ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی دیگر آیات بھی اسی مضمون کی تائید کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

قال لھم موسیٰ ویلکم لا تفتروا علی اللہ کذباً فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتریٰ۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا۔ تم خدا پر افترا نہ کرو۔ ورنہ وہ تم کو عذاب سے ہلاک کر دے گا۔ اور مفتری علی اللہ ہمیشہ ناکام ہوتا ہے۔ پھر فرمایا۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون (النحل ع ۱۵) جو لوگ اللہ تعالےٰ پر افترا کرتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ قل ان افتریتہ فعلی اجرامی وانا بریٓءٌ مما تجرمون۔ (ھود ع ۳) اے رسول کہدے۔ اگر میں نے افترا کیا ہے۔ تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا۔ ہاں میں تمہارے جرموں سے بیزار ہوں۔

توراۃ و انجیل کے حوالہ جات

توراۃ و انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ لکھا ہے

"خداوند یوں کہتا ہے۔ ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لیکر نبوت کرتے ہیں۔ جنہیں میں نے نہیں بھیجا۔ اور جو کہتے ہیں۔ کہ تلوار اور کال اس سرزمین پر نہ ہوگا۔ یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائیں گے" (یرمیاہ ۱۴/۱۵)

پھر آتا ہے:۔
"وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے۔ کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جائے" (استثناء ۱۸/۲۰)

حزقی ایل میں آتا ہے:۔
"خداوند یہوواہ کہتا ہے۔ کہ میں تمہارا مخالف ہوں۔ اور میرا ہاتھ ان نبیوں پر جو دھوکا دیتے ہیں۔ اور جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں چلے گا۔ وہ میرے لوگوں کے مجمع میں شامل نہ ہوں گے"۔ ۱۳/۸-۹

حضرت زکریا کہتے ہیں:۔
"ایسا ہوگا۔ کہ جب کوئی نبوت کرے گا۔ تو اس کے ماں باپ جن سے وہ پیدا ہوا۔ اسے کہیں گے۔ تو نہ جئے گا۔ کیونکہ تو خداوند کا نام لے کے جھوٹ بولتا ہے"۔ ۱۳/۳

اعمال میں لکھا ہے۔
"یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہوا۔ تو آپ برباد ہو جائے گا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے۔ تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے"۔ ۵/۳۸

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں
توریت میں بھی نیز کلام مجید میں
لکھا گیا ہے رنگ وعید شدید میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا

علماء اہل سنت والجماعت کا عقیدہ

علماء اہل سنت والجماعت بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے فان العقل یجزم بامتناع اجتماع ھٰذہ الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللہ تعالیٰ ھٰذہ الکمالات فی حق من یعلم انہ یفتری علیہ ثم یمھلہ ثلاثاً و عشرین سنۃً (صفحہ ۱) یعنے عقل اس امر پر کامل یقین رکھتی ہے۔ کہ معجزات وغیرہ غیر نبی میں نہ پائے جائیں۔ نیز یہ بھی کہ خدا یہ باتیں کسی مفتری میں جمع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی کہ اس کو تیس برس تک مہلت نہیں دیتا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اقرار

یہ معیار اتنا واضح ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی لکھتے ہیں۔ "نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں۔ یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔" (مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱)

"دعوےٰ نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے۔ جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا"

(مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱ حاشیہ)

حضرت مسیح موعودؑ کی کامیابی

اب ہم تمام حق پسند اصحاب کے سامنے قرآن مجید کا مقرر کردہ بالا معیار اور اہل تفاسیر کی متذکرۃ الصدر تشریح پیش کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت پر غور کریں۔ اور سوچیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا۔ اگر آپ نعوذ باللہ صادق نہ ہوتے۔ تو اللہ تعالےٰ یقیناً اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت آپ کو دعوے کے بعد اتنا عرصہ زندہ نہ رہنے دیتا۔ اور آپ کا سلسلہ نابود ہوجاتا۔ اگر دنیا کا کوئی ایک متنفس بھی آپ کے خلاف کھڑا نہ ہوتا۔ تو بھی خدا تعالےٰ آپ کو مہلت نہ دیتا۔ مگر کیا یہ واقعہ نہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا نے آپ کے خلاف زور لگایا۔ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکی اور نہ آپ کی کامیابی کو روک سکی۔ ایک وقت تھا۔ جبکہ آپ تن تنہا تھے۔ اس وقت آپ نے خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مامور ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور ہر طرف سے آپ کی مخالفت کا طوفان اٹھ آیا۔ ایسی حالت میں آپ کی جماعت بڑھنے لگی۔ اور روز بروز بڑھتی ہی گئی حتٰے کہ اب دنیا کے ہر گوشہ میں آپ کے پیرو موجود ہیں۔ اور آپ کی جماعت میں لاکھوں انسان شامل ہو چکے اور ہوتے جارہے ہیں۔ یہ کامیابی یہ کامرانی یہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی آپ کی صداقت کی ایسی عظیم الشان دلیل ہے۔ جسکا کوئی عقلمند انکار نہیں کرسکتا ؎

الاختلاف الصریح فی حلیتی المسیح

پچھلے دنوں جناب حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ خوشاب تشریف لائے۔ اور متواتر کئی روز تک تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ دوران اثبات مسئلہ وفات مسیح ناصری علیہ السلام میں جناب حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر آنے والا موعود وہی مسیح ناصری ہوتا۔ تو سب جگہ حُلیہ ایک ہی ہوتا۔ لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شب معراج حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ حُلیہ اس حُلیے سے جداگانہ تھا۔ جس کا ذکر آپ نے دجال کے ذکر کے ساتھ کیا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ہر دو اشخاص علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور معلوم ہوا۔ کہ پہلا مسیح فوت ہوچکا ہے۔ اور آنے والا کوئی دوسرا شخص ہے جو اسی کے نام پر ہے ؎

تطبیق دینے کی ناکام کوشش

یہ ایک بالکل واضح بات ہے۔ جسے ہر خاص وعام سمجھ سکتا ہے۔ مگر خوشاب کے ایک مولوی صاحب نے ایک ٹریکٹ جسکا نام التطبیق الاتم فی حُلیتی ابن مریم رکھا۔ لکھا جس میں اپنی حرکات مذبوحی سے یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ اصل میں دونوں حلیوں میں اختلاف نہیں۔ بلکہ جہاں رنگ گندم گوں فرمایا ہے۔ اسے سرخی مائل تصور کرلو۔ اور جہاں سرخ فرمایا اس کی سرخی کو ذرا کم کرلو۔ اسی طرح جہاں بالوں کو گھنگرالا کہا اس سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ خمدار ہیں۔ اور جہاں بالوں کو سیدھا فرمایا۔ اس سے مراد ہے۔ لمبے اور خمدار۔ پس کام بن جائیگا۔ مولوی صاحب نے ہم پر تو یہ الزام دیا ہے۔ کہ "ذخیرہ احادیث کی تاویل کرڈالی" لیکن خود بھی ایسا ہی کرنا شروع کردیا۔ ہر صاحب علم پر یہ بات روشن ہے۔ کہ تطبیق کی ضرورت اسی وقت پیش آتی ہے۔ جب دو باتوں میں اختلاف ہو۔ اور ان میں سے ایک یقیناً صحیح ہو ایسے موقعہ پر دوسری کو اس کے مطابق کردیا جاتا ہے لیکن یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ جس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یعنی حیات مسیح ناصریؑ خود متفق علیہ نہیں۔ مولوی صاحب نے ایک موہوم عقیدہ کی خاطر صریح اختلاف میں تطبیق کرنی چاہی

احادیث حلیہ پر اجمالی نظر

جب ہم ان سب احادیث پر اجمالی نظر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں حلیے الگ الگ بیان فرمائے ہیں وہاں آپ نے کچھ گزشتہ اور آئیندہ کا لحاظ بھی رکھ لیا ہے۔ چنانچہ جس جس جگہ آپ نے شب معراج حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ اس کے ذکر میں آپ نے لفظ عیسیٰ رکھا۔ اور جہاں دجال کے قلع قمع کرنے کا ذکر ہے۔ وہاں مسیح ابن مریم یا ابن مریم کے الفاظ ہیں یعنی جو پہلے مقام مریمیت پر ہو۔ اور پھر ترقی پاکر مقام عیسویت پر پہنچ جانیوالا ہو۔

حلیہ والی احادیث

وہ احادیث جن میں حلیوں کا ذکر ہے۔ یہ ہیں۔ "لقیت عیسیٰ قال فنعتہ قال ربعۃ احمر (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم لیلۃ اسری بی ۔ ۔ ۔ لقیت عیسیٰ فنعتہ النبی صلعم فقال ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام (بخاری مصری جلد ۲ صفحہ [illegible]) عن ابن عمر قال قال النبی صلعم رائیت عیسیٰ وموسیٰ وابراھیم فاما عیسیٰ فاحمر جعد عریض الصدر (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۷) اس کے بالمقابل فرماتے ہیں۔ قال عبد اللہ ذکر النبی صلعم ۔ ۔ ۔ ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل آدم کاحسن مایری من اُدم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر رأسہ ماءً واضعا یدیہ علی منکبی رجلین وھو یطوف بالبیت فقلت من ھذا قالوا ھذا المسیح ابن مریم (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۰) قال ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ ۔ ۔ ۔ ۔ قد رجلھا تقطر ماءً ۔ ۔ فسالت من ھذا فقیل المسیح ابن مریم (بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۳۰) بینا انا نائم رایتنی اطوف بالکعبۃ فاذا رجل آدم سبط الشعر بین رجلین ینطف رأسہ ماءً فقلت من ھذا قالوا ابن مریم (بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۲۱ و بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۲۳) اسی طرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۵ پر ہے۔ فقیل المسیح ابن مریم اب ان احادیث پر جو شخص ذرا بھی غور کرے گا۔ اس پر یہ بات واضح ہوجائے گی۔ کہ دونوں حلیوں میں ایک نمایاں فرق ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے ٹریکٹ میں اسبات پر زور دیا ہے۔ اور چند ایک لغات کے حوالوں سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ یہ رجل۔ سبط اور جعد تینوں الفاظ کے معنی قریباً قریباً آپس میں ملتے جلتے ہیں حالانکہ خود ہی جعد کے معنی لسان العرب سے یہ نقل کئے ہیں۔ کہ الجعد من الشعر خلاف السبط یعنے جعد ان بالوں کو کہتے ہیں جو سبط نہ ہوں۔ منجد میں ہے جعد الشعر۔ ضد سبط واسترسل الجعد من الشعر۔ عکس المسترسل اور سبط کے معنی ہیں السبط من الشعر نقیض الجعد سبط الشعر۔ استرسل وھو ضد تجعد (منجد) شعر سبط ای مسترسل غیر جعد (مختار الصحاح) سبط الشعر سبطا واسترسل (اقرب الموارد) گویا جو گھنگرالے نہ ہوں۔ اور رجل کے معنی شعر رجلٌ بین السبوطۃ والجعودۃ (اساس البلاغۃ) شعر رجل بین السبوطۃ والجعودۃ (اقرب الموارد) یعنے نہ پورے سبط اور نہ گھنگرالے ورجلٌ اذا کان غیر جعد ولا سبط (فقہ اللغۃ) یعنے جو جعد یعنی گھنگرالے تو نہ ہوں لیکن سبط بھی پورے نہ ہوں۔ وہ رجل ہیں رجل کے معنوں میں ایک قابل غور امر یہ بھی ہے۔ کہ جس جگہ لفظ "بین" رکھا ہے۔ اس جگہ سبوطۃ کو پہلے رکھا ہے۔ گویا "رجل" میں میلان سبوطۃ کی طرف ہے۔ اور جس جگہ غیریت کو بتلایا ہے۔ اس جگہ جعودۃ کو پہلے رکھا ہے۔ گویا اس طرف اشارہ ہے۔ کہ جعودۃ میں اور اس میں ایک نمایاں فرق ہے۔ اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ رجل الشعر میں میلان سبوطۃ کی طرف ہے۔ پس ہم رجل الشعر کو سبط الشعر کے ساتھ مطابق کرسکتے ہیں۔ اور ہو بھی ایسا ہی سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں صفاتی الفاظ اس مسیح کے متعلق ہیں۔ جسکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے ساتھ دیکھا۔ لیکن جس جگہ آپ نے حضرت عیسےٰ کو دیکھا یعنے معراج کے موقعہ پر اس جگہ صرف لفظ جعد استعمال فرمایا ہے۔ جو سبوطۃ کے خلاف ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ جعد سبط نہیں ہوسکتا۔ ہاں سبوطۃ کے معنوں میں قدرے خمدار ہونے کے معنی ہو سکتے ہیں۔ علاوہ اس بین فرق کے ہر ذی علم عربی زبان کی فصاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کے کہنے پر مجبور ہے۔ کہ ایک شخص کے حلیے میں اتنا فرق نہیں ہوسکتا۔ کہ اس کے بال گھنگرالے بھی ہوں۔ اور سیدھے بھی۔ اس کا رنگ سرخ بھی ہو۔ اور گندم گوں بھی۔ مزید برآں یہ واضح طور پر ثابت ہے۔ کہ جس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں کو گھنگرالا قرار دیا ہے۔ وہاں حضرت عیسےٰ کا رنگ بھی "احمر" یعنے سرخ فرمایا ہے۔ اور جہاں "رجل الشعر" یا "سبط الشعر" فرمایا۔ وہاں رنگ بھی "آدم" اور "کاحسن مایری من اُدم الرجال" فرمایا ہے۔ کہ گندم گوں یا اعلیٰ گندم گوں رنگ۔ پس سوائے اس شخص کے جو دیدہ دانستہ حق سے گریز کرے۔ کون ہے۔ جو اس صریح اختلاف کو تسلیم نہ کرے ؎

رسول کریمؐ پر حملہ

علاوہ ازیں یہ کہنا۔ کہ اصل میں تو حلیہ ایک ہی تھا کہیں "آدم" فرمادیا کہیں "احمر" کہیں بالوں کو "جعد" فرمادیا۔ کہیں "سبط" اور کہیں "رجل" ایسا کہنا آنحضرت صلعم کی ذات پر خطرناک حملہ ہے۔ کہ آپ کو نعوذ باللہ ان باتوں میں کوئی تمیز نہ تھی۔ جو ایک دوسری کی ضد واقع ہوئی ہیں۔ (خاکسار عبدالرحمن انور [illegible])

280

بحالاتِ موجودہ مسلمانوں میں اتحاد ان کی ہلاکت کا باعث ہوگا!

جماعت احمدیہ کا یوم التبلیغ اور غیر مسلموں کے ایام التبلیغ

جماعت احمدیہ سے مخالفت کے وجوہات کی فہرست میں "تحریک یوم التبلیغ" کا مسالہ جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے "الفضل" کے مدیر نے اس حقیقت کی طرف کیا ہی خوب اشارہ کیا ہے۔ کہ آریوں اور عیسائیوں کا ایک یوم التبلیغ نہیں۔ بلکہ ایام التبلیغ تو برداشت کئے جاتے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کا ایک دن بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ اس بے عمل قوم کو جسے جمال الدین افغانی کی سیاسی قیادت کے زمانہ سے یوم تبلیغ کے یہی مخالفین خود جامد و منجمد اور مفلوک و مفلوج کہہ رہے ہیں ۔۔ اور وہ اپنے اس قول میں راستی پر بھی ہیں ۔۔۔ اس انحطاط کی حالت سے نکال کر بام ترقی پر لے جانے کی غرض سے عامل بنا دینے کے لئے اس اسلامی تعلیم پر کاربند کر دینا چاہتی ہے۔ جس کے وہ قائل تو ہیں۔ مگر اس پر عامل نہیں ؂

عام غلط فہمی

مجھے تو معقولیت پسند مدیر "انقلاب" کے مقالہ افتتاحیہ مورخہ ۱۲ر اکتوبر پر تعجب ہے۔ جس میں میرے فاضل دوست نے یوم تبلیغ کے مفروضہ نتائج بد کے پیش نظر جماعت احمدیہ کو مورد الزام ٹھہرایا ہے میں یہاں اپنے فاضل دوست کے اس اندیشہ سے بحث نہیں کرنا چاہتا۔ جسے وہ اپنے اخبار میں مخالفت کی وجہ قرار دیتے ہیں بلکہ اس حقیقت کی طرف مدیر "انقلاب" اور تمام غیر احمدیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق آج اکثر لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اپنے مقالہ کے اخیر میں فاضل مدیر "انقلاب" ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ:-

"شاید احمدی حضرات کو یہ معلوم نہیں۔ کہ دورِ اول کے مسلمانوں کی سربلندی کا حقیقی راز ان کے اتحاد میں مضمر تھا۔ اور آج مسلمانوں کی ذلت و ادبار کی اصلی علت ان کے تفرقہ اور باہمی کشمکش کے سوا کچھ نہیں افسوس کہ جماعت احمدیہ قادیان نے اتحاد کی فضا پیدا کرنے سے بالاہتمام انکار کر دیا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو سربلند بنانے کے دعاوی کے ساتھ اس بیماری کو تقویت پہنچانے پر تلی بیٹھی ہے جو مسلمانوں کی ذلت کی سب سے بڑھ کر ذمہ وار ہے"

صریح غلطی

محض اتحاد کو مسلمانوں کی سربلندی کی حقیقی وجہ اور محض تفرقہ اور باہمی کشمکش کو ان کی ذلت و ادبار کی اصلی علت قرار دینا میرے نزدیک صریح غلطی ہے۔ اور یہی وہ غلطی ہے۔ جس میں آج صرف مدیر "انقلاب" ہی نہیں۔ بلکہ سارا جہان مبتلا ہے۔ انہیں یہ سمجھ کر کہ مسلمانوں کی سربلندی کا حقیقی راز ان کے اتحاد میں مضمر تھا۔ اور یہ یقین کر کے کہ آج یہ قوم محض متحد ہو کر پھر سربلند ہوسکتی ہے۔ درحقیقت ایک ہلاکت آفریں ٹھوکر لگی ہے۔ میرے نزدیک وہ حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو اپنے زعم میں غلط کار سمجھتے ہیں۔ اگرچہ وہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ اس قوم کو سربلند کر دیں۔ مگر سربلندی سے ان کی مراد کسی ہندوستان کسی افغانستان کسی ایران یا کسی مغرب کسی مشرق اور کسی ایشیا یا افریقہ یا امریکہ کی حکومت ہے۔ اور سربلند کر دینے کے لئے جو ذریعہ وہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اتحاد اور محض اتحاد ہے۔ گویا ان کا نصب العین خشک زمین کے چند ٹکڑوں پر قبضہ جمانا ہے۔ اور اس غرض کے پورا کرنے کی سبیل کوئی قومی اتحاد ہے۔ مگر افسوس یہ کیا ہی برا مطمح نظر اور کیا ہی بری سبیل کا رہے ؂

اسلام کا پیش کردہ نصب العین

بخلاف اس کے اسلام جو اس خدا کا بتایا ہوا دین ہے۔ جس کی حکومت میں اس زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑے آتشی کرہ یعنے اتنے بڑے سورج کی طرح ہزاروں اور لاکھوں سورج شامل ہیں۔ جو سب کے سب اسی کی مخلوق ہیں۔ اور ایک ایسے دور دراز مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں۔ جسکا اس چھوٹی سی زمین پر رہنے والے کم ہمت اور تنگ نظر انسان کو ابھی علم حاصل نہیں ہوا۔ اس تمام کائنات پر فضیلت حاصل کرنے اور خلیفۃ اللہ کے طور پر غالب آنے اور استفادہ کرنے کا نصب العین پیش کرتا ہے۔ اور اس نصب العین کے حصول کے لئے اخلاق اللہ سے تخلق بطور سبیل بتاتا ہے ؂

ببیں تفاوت راہ از کجا است تابہ کجا

کہاں یہ اسلام کا پیش کردہ نصب العین اور کہاں وہ خشک زمین کے چند ٹکڑوں پر قبضہ جمانے کی غرض۔ کہاں اخلاق اللہ سے متخلق ہونے کی تعلیم اور کہاں محض اتحاد کی تلقین

دورِ اول کے مسلمانوں کے اتحاد کا راز

شاید فاضل مدیر انقلاب کو یہ معلوم نہیں۔ کہ دورِ اول کے مسلمانوں کی سربلندی محض عرب و شام یا ایران و مصر کی حکومت پر ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ان کی سربلندی کی انتہا رضائے الٰہی تھی۔ رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ کا خطاب تھا۔ ادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا پیغام تھا۔ اور اعظم درجۃ کا انعام تھا۔ نیز ان کی سربلندی کا حقیقی راز خشیۃ اللہ تھا۔ کسی مجہول الغرض اتحاد میں نہ تھا۔ قرآن سے تمسک میں تھا۔ رسولؐ میں تھا۔ اخلاق اللہ سے متخلق ہونے میں تھا۔ اور صبغۃ اللہ سے رنگین ہونے میں تھا ؂

محض اتحاد کوئی چیز نہیں

کسی متحد جماعت کے احوال پر غور کرتے وقت یہ ضروری ہے۔ کہ اس جماعت کی غرض کو دیکھا جائے۔ اور اس کے متحد ہونے کی وجہ دریافت کی جائے۔ کیونکہ یوں تو لٹیروں کا ایک گروہ بھی متحد ہوتا ہے۔ اندلس میں یورپ کی متفرق قومیں بھی مسلمانوں کو مٹا دینے کے لئے متحد ہوگئی تھیں۔ مگر کیا ان کا اتحاد محمود تھا؟ اور اگر اتحاد محمود نہیں تھا۔ تو کیا اس کا نتیجہ ان کے لئے مفید ہو سکتا؟ میں نے اپنی کتاب تبصرہ میں اس موضوع پر مکمل اور مبسوط بحث کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ محض اتحاد کوئی چیز نہیں۔ بلکہ بعض اتحاد اس قدر مہلک ثابت ہوا ہے کہ اس نے متحدین کو ہلاک کر کے اس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔[1] بحالات موجودہ مسلمانوں کے متعلق بھی میرا یہی فیصلہ ہے۔ کہ اگر ان کا وجود باقی ہے۔ تو ان کے افتراق کے باعث ورنہ وہ کبھی مدت سے ہلاک ہو چکے ہوتے۔ اور آج بھی ان کا اس قسم کا اتحاد ان کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ لہٰذا ان میں اتحاد پیدا کرنے کی بجائے ان کی عام اخلاقی حالت درست کرنے کے لئے کام کیا جائے۔ جب ان کے اخلاق درست ہو گئے۔ اتحاد ان میں خود بخود پیدا ہو جائے گا ؂

حقیقی اتحاد کس طرح پیدا ہوسکتا ہے

میرے نزدیک جب تک مسلمان کے دل میں خوف خدا نہیں پیدا ہو جاتا جب تک ان انفرادی طور پر اصلاح پذیر نہیں ہو جاتا۔ جب تک قرآن کا پیش کردہ نصب العین مسلمان کے ذہن نشین نہیں کیا جاتا۔ جب تک مسلمان کے قلب میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا عشق اور اس کے عمل میں ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کے مطابق اتباع رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پورا پورا رنگ نہیں پیدا ہو جاتا جب تک یہ قولی مسلمان ایک عملی مسلمان نہیں بن جاتا۔ اور جب تک یہ گم کردہ راہ مسلمان صراط المستقیم صراط الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین پر گامزن نہیں ہو جاتا۔ اس کا اتحاد بے معنی ہے۔ بے سود ہے۔ غیر مفید ہے خدا کا کھلا ہوا کفر ہے۔ اسلام کو بدنام کرنے کی ایک یقینی راہ پیدا کر دینا ہے۔ اور طاغوتی ہاتھ کو اللہ کی نافرمانی کے لئے مضبوط کرنا ہے

جماعت احمدیہ کا طریق کار

الغرض مسلمانوں کو سربلند کرنے کے دعاوی کیساتھ جماعت احمدیہ نے جو طریق کار اختیار کیا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے واضح ہے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ مسلمان کے دلوں میں پہلے خشیۃ اللہ اسطرح پیدا کی جائے جسطرح قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے قلوب میں تھی

[1] اس اتحاد سے مراد وہ اتحاد ہے۔ جو مذہبی مداہنت کیساتھ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ؂ (ایڈیٹر)

اور جس طرح کہ مسلمان اس ڈر سے لرزتے تھے۔ اسی طرح آج مسلـ[illegible]زہ براندام کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں خشیۃ اللہ پیدا کرنے کا بھی واضح ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ خدا کی ہستی اور زندگی، اس کے تازہ نشانات اور روشن آیات سے دے کر صحیح معنی خدا کی ہستی کا لوگوں کو یقین دلایا جائے چنانچہ وہ تازہ نشانات وہ روشن آیات وہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہوئے۔ معاندین اسلام کو یہ دکھا کہ اسلام ہی آج وہ سچا مذہب ہے۔ جو زندہ نشانات پیش کر کے اپنی صداقت کا یقین دلا سکتا ہے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ زندہ نبی ہیں۔ جن کے افاضۂ روحانی سے مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ آتھم کی موت، لیکھرام کی موت، طاعون، زلزلہ، جنگ عظیم وغیرہ سب قہر الٰہی کی وہ بجلیاں تھیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق گریں اور لوگوں نے دیکھا۔ خدا سے ڈرنے والوں کی ایک جماعت قائم ہو کر مردوں میں زندگی پیدا ہوئی جس کا دنیا آج مشاہدہ کر رہی ہے۔ یہ بھی وہ تازہ نشانات ہیں اور اس کے علاوہ سینکڑوں اور ہزارہا آیات بینات ہیں جو دنیا پر خدا کی حجت پوری کر چکی ہیں۔ اب ہی مبارک ہے وہ انسان جو خدا کے نشانوں کو دیکھ کر خدا کے سچے نبی پر ایمان لاتا اور فلاح دارین حاصل کرتا ہے۔

اسلامی ممالک کا سیاسی اقتدار

فاضل مدیر "انقلاب" نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ کیا بعض آزاد اسلامی ممالک کی آزادی جماعت احمدیہ رہین منت ہے میں اس کے متعلق اس قدر عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ کسی اسلامی ملک کا سیاسی اقتدار حاصل کرنا تو ایک طرف جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ کئی اسلامی ممالک کا سیاسی اقتدار ختم ہو چکا ہے۔ مگر کبھی آپ نے غور فرمایا ہے۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا اس کی وجہ خدا کے نبی کی تکفیر و تکذیب نہیں؟ پھر کیا وہ ممالک جنہیں آپ آزاد اور برسر اقتدار سمجھتے ہیں درحقیقت آزاد بھی ہیں؟ کیا آپ نے کبھی ان کی آزادی کی حقیقت کو سمجھا اور ان کے مبلغ اقتدار کو بھی جانچا ہے؟ اب اگر آپ غور فرمائیں تو آپ پر واضح ہو جائیگا کہ ان ممالک کی غلامانہ ذہنیت آج ان کی مادی آزادی کو بھی خاک میں ملا رہی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ درحقیقت آزاد نہیں بلکہ مغرب کے مخلص غلام ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہی تھی۔ کہ اس غلامانہ ذہنیت کی بجائے اولاد آدم میں حقیقی آزادی کی روح پیدا کر دی جائے۔

ایمان کے بعد حقیقی اتحاد پیدا ہو سکتا ہے

اب جس وقت بھی مسلمان میں اس غلامانہ ذہنیت کی بجائے ماسوا اللہ سے پوری پوری آزادی اور خدائے احد کی پوری پوری غلامی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ماسوا سے آزادی اور اللہ کی غلامی کا عملی ثبوت بھی اس نے پیش کر دیا۔ تو یہ اس کے ایمان باللہ کی پہلی دلیل ہو گی اور یہی ایمان اس کی حقیقی سربلندی کا باعث بھی ہو گا۔ اس ایمان کے بعد اس میں اتحاد کی کوششیں بھی مفید ہونگی نہیں۔ بلکہ اس وقت خدا خود ان کے دلوں کو ملا دے گا۔ جس طرح اس نے قرن اول میں ملایا تھا۔ کما قولہ تعالیٰ:۔

والف بین قلوبھم۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم ولکن اللہ الف بینھم۔ انہ عزیز حکیم (۸۔۶۳) اللہ نے جہاں تمہیں اپنی غیبی امداد اور جماعت مومنین کے ساتھ نصرت دی وہاں اس نے ان مومنین کے قلوب میں الفت کے ذریعہ متحد ہونے کی صلاحیت بھی پیدا کر دی۔ اے رسول اللہ! اگر تو وہ سب کچھ جو زمین میں ہے صرف کر دیتا تاکہ ان کے دلوں کو جمع کرے۔ تو ہرگز ان کے قلوب میں الفت نہ پیدا کر سکتا۔ مگر وہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے درمیان یگانگت پیدا کی اور وہ بہت ہی قوی اور حکمت والا ہے۔

پس اس مقصود کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے مسلمانوں میں تبلیغ کی جائے اور یہی وجہ ہے۔ یوم التبلیغ مقرر کرنے کی۔ اب اگر سارا جہان مخالفت کرے اور یہ تو قلمی اور کاغذی مقابلہ ہے۔ اگر تلوار اور بندوقیں لے کر بھی کھڑا ہو جائے۔ تو ایک احمدی جس نے زندہ خدا کو پا لیا ہے۔ اس بات سے نہیں ٹل سکتا کہ وہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ دن کو غیر احمدی مسلمانوں میں تبلیغ کے لئے وقف کر دے۔

شاید مخالفین یوم التبلیغ کو یہ معلوم نہیں۔ کہ احمدیت کا مقصود یہی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ قرآن کو اپنے اصل رنگ میں پیش کیا جائے۔ اور لوگوں کو اسلامی تعلیم پر عامل بنا کر گویا احمدی بنا دیا جائے۔ یہی اسلام کی غرض ہے اور یہی خدا کی مرضی ہے۔ خدا کے فضل سے ایسا ہی ہو کر رہے گا۔ کیونکہ لوگوں کی مخالفت خدا کے ارادوں کو معطل نہیں کر سکتی۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار۔ محمد اللہ بخش ضیاء

اعلان

حافظ محمد خلیل سابق طالب علم مدرسہ احمدیہ جو مدرسہ طبیہ دہلی میں پڑھتا رہا پھر کسی دفتر میں ہاں ملازم رہا۔ میرا اور اس کا لین دین ہے اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو مجھے لکھیں (خاکسار غلام نبی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

نظارتوں کے اعلانات

قابل توجہ سیکرٹریان تبلیغ وجماعتہائے انصار اللہ

چونکہ متواتر اطلاعیں پہونچ رہی ہیں کہ جہاں بھی آریہ صاحبان اپنا جلسہ کرتے ہیں۔ وہاں اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر گندے حملے کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان حملوں کے دفعیہ کے لئے دو مبلغ مخصوص کر دئے ہیں۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب لہذا سیکرٹری صاحبان تبلیغ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ جس جگہ بھی آریوں کے جلسے ہوں۔ وہاں ان کی دریدہ دہنی کا سدباب کرنے کے لئے ہر دو مبلغوں میں سے ایک مبلغ موقعہ پر موجود رکھیں۔ اطلاع آنے پر میں ان کو بھجوا دوں گا اس بارہ میں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھی پورے طور پر تعاون کریں۔ اور ان کو بھی اگر آریوں سے مقابلہ کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو بھی تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ جیسا کہ حال ہی میں جماعت ہائے نور محل وعارف والہ نے مسلمانوں کے ساتھ آریوں کے مقابل پر مذکورہ بالا مبلغین کی مدد سے متحدہ محاذ قائم کر کے ان کو شکست فاش دے کر اسلام کا علم بلند رکھا فجزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان)

تحریک مساجد فنڈ

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو مزرعۂ آخرت بنایا ہے۔ اور یہ ایسا مزرعہ ہے۔ کہ اس میں ہر قسم کی خیر وبرکت کی فصل تیار ہو سکتی ہے۔ اگر انسان اپنے نفس کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے گوناگوں تعلقات پر نظر ڈالے۔ تو نیکی کمانے کے بہت سے راستے نظر آئیں گے۔ بہت سے بزرگ ان راستوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور قرآن کریم کا اس خیال سے مطالعہ کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے بڑے حکم کو یقینی طور پر پورا کر کے بجا لائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ انعامات کے وارث ہوں۔

اس دنیا میں بعض کھلے اور واضح راستے ہیں۔ جو نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کے لئے انسان کے سامنے اکثر آتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے تعمیر مساجد بھی ایک ہے۔

ہر ایک کام اس موقعہ کے لحاظ سے جس میں کہ وہ کیا جاتا ہے کم وبیش ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ تعمیر مساجد بھی اگر اس قوم کے لئے ہو۔ جو خدا کے لئے دنیا میں کھڑی ہوئی ہے۔ تو یقیناً وہ بہت زیادہ ثواب کا موجب ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دنیا میں قائم کی گئی ہے۔ مگر اکثر مقامات کے

احمدیوں کی اپنی مساجد نہیں ہیں۔ اور دوسروں نے انہیں اپنی مساجد سے نکال دیا ہے۔ پس احمدیوں کی مساجد کا اس وقت تعمیر کرانا ایک حقیقی دینی ضرورت ہے۔ اس لئے مساجد کا چندہ جاری کیا گیا ہے۔ اس چندہ کے واسطے تمام احمدیوں کو ان کی مرضی پر چھوڑا گیا ہے۔ تاکہ پابندی کی وجہ سے لازمی چندے پر اثر نہ پڑے۔

پس فرض کے طور پر ہر احمدی سے یہ چندہ نہیں مانگا جاتا لیکن توقع ہر احمدی سے ضرور کی جاتی ہے۔ کہ وہ اکتساب خیر کے ہر راستہ سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور حاصل کرے۔ یہ اس واسطے ہے۔ کہ بہت سی غریب جماعتیں بڑے بڑے شہروں میں بھی اور چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی مل کر عبادت کرنے میں دقتیں محسوس کر رہی ہیں۔ اور محفوظ طریق پر اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت کی صورت میں کھڑی نہیں ہوسکتی ہیں۔ اس فنڈ کا جمع شدہ روپیہ ایسے مقامات میں تعمیر مساجد کے لئے قرض دیا جاتا ہے۔ یہ فنڈ بہت دنوں سے قائم ہے۔ لیکن اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعت کو پھر یاد دہانی کی جاتی ہے۔ کہ اس تحریک کو فراموش نہ کیا جائے۔ بلکہ ہمیشہ تازہ رکھا جائے۔ اور خواہ چندہ تھوڑا ہی ہو۔ احمدیوں کو اس ضرورت سے آگاہ کرکے جمع کرتے رہیں

(ناظر بیت المال)

احمدیہ کور کی تعداد

احمدیہ کور کی تحریک دو سال سے جاری ہے۔ اور تمام جماعتوں میں اس تحریک کے ماتحت بھرتی ہوتی ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ہر ایک انجمن میں کس قدر نوجوان احمدیہ کور میں داخل ہو چکے ہیں۔ لہذا براہ مہربانی تمام عہدہ داران اور کارکنان اپنی اپنی انجمن کے ان ممبران کی تعداد سے فوراً اطلاع بخشیں۔ نیز اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مسلسل کوشش کی جائے۔

(ناظر امور عامہ)

تصانیف کے متعلق ضروری اعلان

یہ شکایت سننے میں آئی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض کتب فروشوں اور مصنفین کی طرف سے جو تصنیفات شائع ہوتی ہیں۔ ان میں بعض اوقات قرآن شریف کی آیات کے صحیح طور پر درج ہونے کا پورا پورا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح احادیث کے درج ہونے میں بھی بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو اعتراض اور مغالطہ دہی کا موقع ملتا ہے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کسی احمدی کی طرف سے طبع شدہ یا شائع شدہ قرآن شریف یا کتاب میں آیات وغیرہ کی غلطیاں پائی جائیں گی۔ اور اس معاملہ میں غفلت اور بے احتیاطی کا ثبوت ملے گا۔ تو ایسی کتاب یا قرآن شریف کی فروخت کو بند کر دیا جائے گا۔ امید ہے۔ آئندہ احباب اس معاملہ میں زیادہ احتیاط سے کام لیں گے۔

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

تبلیغ کیلئے مفید پنجابی رسالے

مولوی عبدالعزیز صاحب معمار ساکن ہردو روال حال وارد قادیان نے یوم التبلیغ پر مفت اشاعت کے لئے اپنی تصنیف فیصلہ رحمانی نظم بزبان پنجابی چار صد کی تعداد میں نظارت دعوت و تبلیغ کو پیش کی ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے ان احباب کے لئے اعلان کرتا ہوں جنہیں دیہات میں تبلیغ کرنے کی توفیق ملے ہدیۃً پیش کرنے والے۔ نیز اس سے فائدہ اٹھانے والے ہر دو کو اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر جزا دے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب پہلے اہل حدیث تھے اور اپنے علاقہ میں جوشیلے کارکن رہ چکے ہیں۔ ۱۹۲۶ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ہدایت دی۔ اور اس وقت سے کئی ایک پنجابی منظوم رسالے مفت شائع کر چکے ہیں۔ "مہدی دیاں دھماں" "نصرت ربانی" جو پنجابی کی مشہور دلچسپ نظمیں ہیں۔ انہی کی تصنیف ہیں۔ ان کے متعلق انہوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کی قیمت بھی انہوں نے نصف کر دی ہے یعنی بجائے چار پیسے کے دو پیسے۔ نیز کتاب یوسف ثانی جس کے ۴۲ صفحہ ہیں۔ اور جس میں پنجابی نظم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے اور نشانات کا ذکر ہے۔ اس کی قیمت بھی نصف یعنی ۲؍ کر دی ہے۔ مولوی صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ میں کئی سالوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ہاتھ ایمنٹ اور گارے میں مشغول ہے اور زبان نظمیں پڑھ پڑھ کر مزدوروں کو تبلیغ کر رہی ہوتی ہے۔ اپنی تبلیغی جدوجہد کی رپورٹ باقاعدہ نظارت کو دیتے ہیں۔ ان کے اس تبلیغی شوق کو دیکھ کر میں اپنے زمیندار بھائیوں سے سفارش کرونگا کہ وہ ان نظموں سے تبلیغ حق میں ضرور مدد لیں۔ میں ان کی زبان سے نظمیں سننے کے بعد سفارش کر رہا ہوں۔ ان میں درد دل سے اعلان حق کیا گیا ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

• حاجت مند اصحاب قریشی محمود احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ اقوام جرائم پیشہ محمود آباد۔ خانیوال سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر امور عامہ)

الفضل کی نصف قیمت

بورڈر طلباء کے لئے

ایک طالب علم عبدالرزاق صاحب اسلامیہ کالج (مقام نامعلوم) نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی تھی۔ کہ ہوسٹل و بورڈنگ میں رہنے والوں طلباء کو الفضل رعایتی قیمت پر دیا جائے ان کی یہ درخواست منظور ہو چکی ہے۔ اپنے مکمل و صحیح پتے سے اطلاع دیں۔

اور حسب الحکم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ بورڈر طلباء کو الفضل نصف قیمت پانچ روپے سالانہ پر دیا جا سکے گا۔ اس اعلان کا یہ منشا نہیں کہ جو پہلے خریدار ہیں۔ وہ اپنے طالب علم لڑکوں کے نام اخبار جاری کرالیں۔ اور اپنے نام کا اخبار بند کر دیں۔ گھر میں رہنے والے طلباء کے لئے بھی یہ رعایت نہیں صرف وہ طلباء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو باقاعدہ بورڈر ہیں اور بوجہ زیادتی اخراجات رعایت کے مستحق ہیں۔

(مینیجر الفضل۔ قادیان)

مصباح کا نشانات نمبر شائع ہو گیا

احمدی جماعت کو مژدہ ہو۔ کہ یوم التبلیغ ۲۲؍ اکتوبر کو تقسیم کرنے کے لئے مصباح کا نشانات نمبر شائع ہو گیا جس میں ان آیات اللہ کو جمع کیا گیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ظاہر ہوئیں۔ اس کے علاوہ الفاظ بیعت احمدیہ جماعت کے عقائد اور مختصر ثبوت دعویٰ بھی ہے۔ جلد سے جلد منگوا لیجئے۔ ایسا نہ ہو پھر پچھلے سال کی طرح ختم ہو جائے۔ مصباح فی پرچہ ایک/ چار پرچے ۴؍۔ ایک روپیہ کے ۱۶۔ ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹ بھیج دیجئے۔ (مینیجر مصباح۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور)

امام مسجد کی ضرورت

محمود آباد۔ تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں ایک امام مسجد کی ضرورت ہے۔ جو قرآن مجید صحیح پڑھا سکیں۔ امامت کرا سکیں۔ سرکار کی طرف سے دو کیلہ زمین ملتی ہے۔ لوگ بھی کچھ خدمت کرینگے۔ اگر کوئی مجرد آدمی جا سکے تو بہتر ہوگا۔ م

مکّہ ہندوؤں کا تیرتھ تھا

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے اپریل گزشتہ میں ایک مضمون لکھا تھا۔ جو "یدھشٹر کا خاندان عربی ہوتا تھا" کے عنوان سے چھپا تھا۔ اس پر بہت سے مسلمان علماء جن میں مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری بھی شامل ہیں۔ حیران ہوئے تھے۔ حالانکہ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہ تھی۔ اگر مسلمانوں کو یہ علم ہو۔ کہ آریہ قوم حضرت ابراہیم (برہما) کو اپنا مورث اعلےٰ ہمیشہ سے مانتی آئی ہے۔ تو پھر تمام جھگڑے طے ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں میں ایک تاریخی حوالہ درج کرتا ہوں۔ جس کا ایک کٹر ہندو نے جسے تاریخ دانی کا بڑا دعوےٰ ہے۔ اپنی ایک تصنیف تاریخ پنجاب میں ذکر کیا ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ مہا بھارت کے قریب کے زمانے میں ہندوستان کے راجے مہاراجے یاترا یعنے حج کے لئے مکہ معظمہ جاتے۔ اور برکت حاصل کرتے تھے حوالہ یہ ہے:

"اس کے بعد پنجاب پر اسیریا (Assyria) کی ایک ملکہ سیمی رامس کے حملے کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ ملکہ ۹۰۰ قبل مسیح میں نینوا کے تخت پر بیٹھی۔ اس کا خاوند نائی نس تھا۔ جس نے بے بی لونیا (بابل) کی سلطنت کو اسیریا میں شامل کرکے نینوا شہر بسایا تھا۔" (تاریخ پنجاب بھائی پرمانند صفحہ ۱۳)

پھر مصنف تاریخ پنجاب یوں رقم طراز ہیں:

"اس حملے کا ہندو پہلو تو یہ ہے۔ کہ سندھ کے پاس ویریسین نامی ایک راجا تھا۔ اس نے مکوہ ستھان (مکہ) کی یاترا کی۔ اور مکیشور نے خوش ہو کر اسے ستھاورپتی (یونانی Saturbatos) بنا دیا یعنے (خلیفۃ اللہ بنا دیا) اس نے سنا۔ کہ ملکہ سیمی رامس پنجاب پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اس نے اسیریا پر حملہ کر کے اسے بڑی شکست دی۔ جس پر ملکہ نے اس کی اطاعت مان لی۔"

(تاریخ پنجاب مصنفہ بھائی پرمانند ایم۔ اے صفحہ ۱۳)

یہ حوالہ نہایت صاف ہے۔ اس میں دو نام قابل غور ہیں۔ ایک مکوہ ستھان جس کا ترجمہ بھائی پرمانند صاحب نے خود ہی خطوط وحدانی کے اندر (مکہ) لکھ دیا۔ مگر اس کا زیادہ صحیح ترجمہ کعبہ ہو سکتا ہے مکوہ ستھان کے معنے وہ استھان جو مکہ میں ہے۔ اور وہ کعبہ ہے یعنی بیت اللہ ہے جس کی تعمیر حضرت ابراہیم (برہما جی) کے مقدس ہاتھوں سے ہوئی تھی۔ مسلمان بھی اسی کعبے کی زیارت کے لئے وہاں جاتے ہیں اسی کعبے کی زیارت کے لئے راجہ ویریسین گیا تھا۔ دوسرا لفظ مکیشور یا مکیسر نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ یہ لفظ ہندوؤں کی کتابوں پرانوں وغیرہ میں موجود ہے۔ اور ہر ہندو اس سے آشنا ہے۔ اس کے معنے ہیں مکے کا سرچشمہ کے کا چشمہ جس کا نام زمزم ہے۔ مکیسر اسی قسم کا مرکب لفظ ہے جس قسم کا امرتسر ہے۔ یعنے امرت کا چشمہ

مکیسر ہندوؤں کا آخری تیرتھ ہے۔ تمام ہندو اس سے واقف ہیں پراچین زمانے سے کر چھٹی صدی عیسوی تک ہندو یاترا کے لئے مکہ جاتے رہے۔ پھر جب اسلام کا ظہور ہوا۔ اور شق القمر کا معجزہ ہندوستان کے دو مقاموں مالابار اور دھار یا دھارانگری میں دیکھا گیا۔ اور مالابار کا راجہ سامری نام اور دھارانگری کا ہندو راجہ جس کا نام تحقیقی طور پر ابھی معلوم نہیں ہوا۔ مسلمان ہوگئے۔ اور مکیسر کی اور بھی شہرت ہوگئی۔ چنانچہ رتن ایک ہندو جو دھارانگری کے راجہ کا وزیر تھا۔ مسلمان ہوکر عرب میں گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت بھی اس نے کی۔ بعد میں وہ حاجی رتن کہلایا۔ اور بھٹنڈا میں اس کا روضہ ہے۔

پس مکیسر چشمۂ زمزم کا دوسرا نام ہے۔ اور ہندو اسے گپت گنگا کہتے ہیں۔ یعنی پوشیدہ گنگا۔ پرانوں میں یہ روایت ہے۔ کہ شوجی مکیسر میں گئے تھے تو گنگا کا ظہور وہاں ہوا۔ لیکن پھر وہ چھپ گئی یعنی گپت ہوگئی۔ یہی روایت اسلام میں موجود ہے۔ شوجی حضرت آدم کا نام ہے اسلامی روائت یہ ہے۔ کہ حضرت آدم مکے میں گئے تھے۔ اس وقت خانہ کعبہ اور چشمۂ زمزم دونوں موجود تھے۔ بعد میں نہ کعبہ رہا نہ زمزم۔ زمزم مٹی کے تلے دب گیا یعنے گپت ہوگیا۔ اور کعبہ طوفان نوح میں مسمار ہوگیا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں وہ رونما ہوا۔ ہندوؤں کا اعتقاد یہ ہے۔ کہ گنگا جو مکیسر میں پرگمٹ ہو کر گپت ہوگئی تھی شوجی کے ہندوستان آنے پر ان کی لٹوں سے بہہ نکلی۔ اور موجودہ دریائے گنگا بن گئی۔ ان کے نزدیک زمزم اور گنگا میں کچھ فرق نہیں وہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ گنگا مکیسر کی زمین میں چھپ کر پھر ہندوستان میں آنکلی۔ آب زمزم اور گنگا جل دونوں ان کے نزدیک پوتر ہیں۔ اگر کچھ فرق ہے تو اصل اور فرع کا ہے یعنی زمزم یا مکیسر اصل ہے اور گنگا (دریائے گنگا) اس کی فرع (شاخ) ہے

کیا اب بھی کچھ شک ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو حضرت ابراہیمؑ کی ذریت میں سے ہیں۔

خاکسار نعمت اللہ خان گوہر بی۔ اے مصنف تحفۂ ہندو یورپ

چندہ کشمیر اور احباب افریقہ

چندہ کشمیر کے متعلق جو رپورٹیں افریقہ سے مل رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدی احباب کرام نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جہاں ہر ایک احمدی سے باقاعدہ بشرح چندہ وصول کرنے کا انتظام کیا ہے۔ وہاں دوسرے مسلمانوں سے وصولی کے لئے بھی تگ و دو جاری ہے۔ اب افریقہ سے روپیہ بھی آنا شروع ہوگیا ہے۔ چنانچہ مکرمی ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب نے ایک سو شلنگ کی رقم بیواؤں۔ یتیموں اور نادار لوگوں کی امداد کے لئے دی ہے۔ اگرچہ معطی صاحبان کی فہرست اخبار میں عدم گنجائش نہیں دی جا سکی ہے۔ مگر ان کا نیز ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی مرسلہ رقم اپنے محل پر پہنچ گئی ہے۔ جو کشمیر کے نادار کی امداد پر خرچ ہو کر ثواب دارین کا موجب ہوگی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ افریقہ کے دوسرے کارکن احباب بھی کشمیر کے لئے چندہ وصول کرکے بھجوانے میں سرگرمی سے کام لیں گے۔ (فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ)

ڈیرہ غازی خاں میں احمدیہ جلسہ گاہ

۲۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کو نماز جمعہ ادا کرکے جماعت احمدیہ شہر ڈیرہ غازی خاں کا اجتماع احمدیہ لیکچر گاہ میں ہوا۔ جہاں بعد از دعا پروفیسر اخوند عبد القادر خان صاحب ایم۔ اے نے احمدیہ جلسہ گاہ کا بنیادی پتھر رکھا۔ بعد ازاں صاحب ممدوح نے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مختصر تقریر کی جو بیش بہا نصائح پر مشتمل تھی۔ اور تبلیغ پر خصوصیت سے زور دیا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں مقامی احباب نے حتی المقدور امداد دی۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب نے علاوہ مالی امداد کے عملی کام میں بھی حصہ لیا:

(۱) اخوند محمد افضل خان صاحب (۲) حکیم عبد الخالق صاحب۔ (۳) مولوی محمد عثمان صاحب مدرس (۴) شیخ عبد القادر صاحب۔

دعا ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ مالی اور عملی امداد دینے والوں کو دینی اور دنیوی حسنات سے بہرہ ور کرے۔ آمین (نامہ نگار)

کونین کے متعلق اعلان

عامۃ الناس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کونین سلفاس پانچ گرین کی ٹکیوں کی شکل میں جو سنٹرل جیل لاہور میں تیار کی گئی ہیں۔ تین روپے چودہ آنے چھ پائی فی ڈبہ جس میں ۲۵۰ ٹکیاں ہیں۔ یا ایک پیسہ فی ٹکیہ کے حساب سے تمام ڈاکخانوں میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ کونین کی پانچ گرین کی ٹکیاں انسپکٹر جنرل شفاخانجات پنجاب لاہور کے دفتر سے بھی مل سکتی ہیں۔ جہاں ۲۵۰ ٹکیوں کے پورے ڈبے (نہ کہ علیحدہ علیحدہ ٹکیاں) تین روپے ساڑھے چودہ آنے فی ڈبہ کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں۔ موسمی بخار (ملیریا) کے حملہ سے نجات پانے کے لئے پہلے ایک اچھا مسہل لینا چاہیئے۔ اور اس کے بعد ایک ہفتہ کے لئے چار سے چھ ٹکیوں تک روزانہ استعمال کرنی چاہئیں۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

عربی اُردو لغت

یہ کتاب جناب مولانا محمد جی صاحب مولوی فاضل و چوہدری غلام محمد صاحب بی-اے نے ہندوستانی طلباء اور شائقین علم کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر پانچ سال کی لگاتار محنت و تحقیق اور جستجو کے بعد ترتیب دے کر شائع کرنے کو دی ہے۔
اردو میں صرف یہ ایک ہی عربی لغت کی کتاب شائع ہو رہی ہے جو بہترین اور آسان طرز پر ترتیب دی گئی ہے۔ اور اپنے اندر الفاظ کا اتنا کافی ذخیرہ مہیا رکھتی ہے۔ جس نے طلباء اور مدرسین کو بڑی بڑی لغت کی کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اس متمدن عہد کے علمی الفاظ بھی اس میں درج ہیں جن سے صراح وغیرہ کتابیں بالکل خالی ہیں۔
غرض یہ کتاب ۲۳×۲۹ کے سائز کے ۱۰۱۴ صفحات پر مشتمل نایاب تحفہ ہے۔ جس کی خوبیوں کا اندازہ صرف دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔
قیمت مجلد للعہ غیر مجلد ۸ عہ

ملنے کا پتہ

چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان۔ ضلع گورداسپور

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین رضؓ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرا لیا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کیلئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ ۴ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ لہ ملّ روپیہ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ **نوٹ:۔** ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔ **المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مضمون سے چند فقرات بحوالہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۳۳ء

ہومیوپیتھک علاج

کے ذکر میں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:" ہانمن کے بعد ہومیوپیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا ہے۔ یہ معلوم کر کے انسان کو سخت حیرت ہوئی۔ کہ اسکی شفایابی کے لئے خدا تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے جن سے اس قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے۔ گویا بیماری کے ساتھ ہی اس کا علاج بھی رکھا ہے۔ جو چیز جس قسم کی بیماری بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ اسکی تھوڑی مقدار جو زہر یا بد اثر ڈالنے کی حد سے نکل جائے۔ اس قسم کی بیماری رفع کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو پہلے لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی ہے"۔ ہومیوپیتھک کتب لیا ہے۔ الحمدللہ۔ حضور کے خدام میں ایک ہومیوپیتھی کا بہت شوق ہے۔ نا چاہیئے۔ کہ ہومیوپیتھی کی قدر کریں۔ لکل داء دواء الا الموت۔ **ایم ایچ احمدی ہومیوپیتھ جھنگ گڈھ ہیڈ کوارٹر**

فوراً ضرورت ہے

(۱) ایک محنتی۔ ہوشیار۔ دیانتدار نوجوان اکونٹنٹ کی۔ جو ایک لمیٹڈ کمپنی کا حساب۔ باقاعدہ رکھ سکے کاروبار انگریزی میں ہوگا۔ ٹائپنگ اور کارسپانڈنس جاننے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر معہ نقول اسناد درخواست دیں۔ نیز کم سے کم تنخواہ جو انہیں منظور ہو ظاہر کریں۔ منتخب شدہ امیدوار کو ۵۰۰ روپیہ کی نقد ضمانت دینی ہوگی۔

ایک اردو پریس کے لئے

(۲) ایک خوشخط کاتب کی جس نے کسی اردو اخبار میں کام کیا ہو۔ (۳) ایک ہوشیار پریس مین کی جو لیتھو پریس کا کام بخوبی جانتا ہو اور پتھر وغیرہ درست کرنے میں کافی مہارت رکھتا ہو۔
نوٹ:۔ درخواست کے ساتھ کم سے کم تنخواہ اور عمر کی تصریح ضروری ہے۔
خواجہ عبدالرحیم احمدی۔ صدر بازار۔ ناگپور۔ سی۔ پی۔

اشتہار برائے نکاح

سابق ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم کو اپنے لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ عمر ۱۷ سال ہے میٹرک تک تعلیم یافتہ ہے۔ بجلی کا کام سیکھ رہا ہے۔ اس کے لئے خاندانی رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی خوبصورت۔ تعلیم یافتہ۔ اچھے خاندان سے ہو۔ لڑکے والد کی آمدنی تقریباً ۲۰۰/- ماہوار ہے اس کے علاوہ قادیان میں انکی جائداد ۸۰۰۰/- ہے۔ لڑکا خوش شکل و محنتی ہے۔ خطوط سید محمد اشرف کوچہ گوجراں سرہنگ کے نام آنے چاہئیں۔ لڑکی سید قریشی مغل پٹھان راجپوت ذات سے ہو۔

ضرورت ہے

سٹیشن ماسٹر کورس کے لئے امیدواروں کی۔ الاؤنس ۲۵/۱/- روپیہ۔ پتہ ذیل پر ایک روپیہ روانہ کر کے درخواست کریں۔
سپرنٹنڈنٹ۔ ریلوے ٹریننگ سکول۔ انبالہ شہر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کے اجلاس کے متعلق شملہ سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ صاحب صدر نے علاوہ اور باتوں کے ان خیالات کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستانی ریلوں نے باقی ممالک کی ریلوں کے مقابلہ میں موٹر کے اثرات کو بہت محسوس کیا ہے۔ اور سالانہ دو کروڑ کا نقصان اٹھایا جا رہا ہے۔ ریلوے کی بعض شاخوں پر آمد و رفت اس قدر کم ہو گئی ہے۔ کہ مجبوراً ان کو بند کرنا پڑے گا۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں اب بھی ریلوں کی ضرورت ہے۔ لیکن خاص مشکلات کی وجہ سے مستقبل قریب میں سوائے انڈین ریلوے کے علاوہ کوئی دوسری ریلوے لائن شاید جدید تعمیرات کے کام کو شروع نہ کرے گی۔

کلکتہ سے ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ جہاں تک بنگال کا تعلق ہے سول نافرمانی کی تحریک مردہ ہو چکی ہے۔ اس لئے فضا کو آئینی اصلاحات کے لئے خوشگوار بنانے کے لئے حکومت بنگال اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ متعدد مقامی اخبارات سے جو ضمانتیں لی گئی ہیں۔ انہیں واپس کر دے۔

کابل کے متعلق پشاور ۹ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ کابل سے آنے والے مسافروں کے بیان کے مطابق وہاں بالکل امن و امان ہے۔ نیز متعدد اشخاص کو موت کی سزا دیئے کی خبریں غلط و بے بنیاد ہیں۔

الہ آباد سے ۱۲ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ضلع کیرا کے ایک گاؤں میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے ہری جنوں کی فصلوں کو محض اس لئے آگ لگا دی۔ کہ انہوں نے اس کنوئیں سے پانی بھر لیا جس کے متعلق ڈسٹرکٹ بورڈ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اس کو سب استعمال کر سکتے ہیں۔

کراچی سے ۱۱ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ عنقریب دہلی۔ لاہور اور دو تین اور شہر بھی بذریعہ فون انگلستان سے ملحق کر دئے جائیں گے۔

لندن سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر سی۔ الیف۔ سٹرک لینڈ نے ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن اور انجمن بہبودی دیہات ہند کے مشترکہ اجلاس میں یہ تجویز کی۔ کہ ہندوستان میں نشر صوت کا ایک وسیع سلسلہ قائم کیا جائے۔ اور تھوڑی طاقت

پنجاب یونیورسٹی کی جوبلی کے متعلق لاہور سے ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ۴۔ ۵ اور ۶ دسمبر کو ہوگی۔ جس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایل۔ ایل۔ ڈی۔ ڈی۔ سی۔ ایل۔ ڈی ایس۔ سی اور ڈی۔ لٹ کی اعزازی ڈگریاں چند خاص اصحاب کو تفویض کی جائیں گی۔ جن کا بالواسطہ یا بلاواسطہ پنجاب یونیورسٹی سے تعلق ہے۔ سنڈیکیٹ نے سینیٹ کے پاس مندرجہ ذیل اصحاب کے نام پیش کئے ہیں۔ میاں سر فضل حسین نواب صاحب بہاول پور۔ سر شادی لال۔ مسٹر اے۔ سی۔ وولنر اور مہاراجگان کشمیر و پٹیالہ۔

وزیر ہند نے سلیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں برما کی علیحدگی کے متعلق جس رائے کا اظہار کیا۔ وہ لنڈن کی ۱۱ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق یہ ہے۔ کہ میں سائمن کمیشن کے اخذ کردہ دو نتائج کا مؤید ہوں۔ ایک یہ کہ برما کو علیحدہ کر دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ برما کی رائے عامہ کی اکثریت علیحدگی کی حامی ہے نیز بیان کیا۔ کہ برما کے باشندے اپنی تہذیب و تمدن کو ہندوستانیوں سے مختلف سمجھتے ہیں۔ اس لئے انہیں ہندوستان کے ساتھ رہنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔

ٹائمز آف انڈیا رقمطراز ہے۔ کہ دسہرے کے دورے کے بعد حیدر آباد کی ایگزیکٹو کونسل میں اہم تغیرات واقع ہوں گے۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد اور نواب سر امین جنگ سبکدوش ہو جائیں گے۔ دیوان بہادر آئینگر صدر المہام قانون اور سر اکبر حیدری وزیر اعظم بنا دئے جائیں گے۔

جنگ کے متعلق لنڈن سے ۱۱ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ چارج لینز بری نے السٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم جس طرح ۱۹۱۴ء میں جنگ کے قریب تھے۔ اسی طرح اب بھی ہیں۔

روڈی جنیوا سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ارجنٹائن۔ برازیل۔ چلی۔ میکسیکو۔ پراگی اور ردگی کے نمائندوں نے بہت سے سیاستدانوں اور مدبرین کی موجودگی میں ایک معاہدہ پر دستخط کر دئے۔ جس کی رو سے جنگ کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

ٹیکوسی گلپ (جنوبی امریکہ) کے متعلق واشنگٹن سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ وہاں شدید باد و باراں کے سبب سیلاب آیا۔ گاؤں اپولیسی میں پہاڑ پر سے پتھر گرنے کے باعث ۱۱۹ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ دیگر مقامات میں بہت سے اشخاص غرق ہو گئے۔

بغداد سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ کمال پاشا۔ نادر شاہ۔ اور رضا شاہ پہلوی کو بغداد آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ کمال پاشا اور نادر شاہ ماہ نومبر میں یہاں آ رہے ہیں۔

روس اور ایران کے درمیان چند تجارتی اختلافات کے باعث جو کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اور جس کی وجہ سے ایرانی تاجروں نے روس کے مال کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ حکومت روس کی طرف سے شکایات دور کر دینے پر ترک کر دیا گیا۔ اب ایرانی سوداگروں نے کھانڈ اور چائے کے لئے بڑی مقدار میں آرڈر دئے ہیں۔

گورنمنٹ ٹرکی کے وزیر تعلیم رشید غالب بے نے بیماری کے باعث استعفاء دے دیا۔ ان کی جگہ وزیر حفظان صحت رفیق بے کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

لنڈن سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ مزدور وزارت کے اعلان کے مطابق ستمبر میں بے روزگاروں کی تعداد ۱۰۴۴۷ ہے۔ گویا بیکاروں کی تعداد میں گزشتہ سال سے پانچ لاکھ کی کمی ہو گئی ہے۔

ہاربن سے ۱۳ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ چین کی مشرقی ریلوے کے سلسلہ میں جاپان اور سویٹ کے درمیان جھگڑا اب خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ سویٹ سپاہیوں سے بھری ہوئی گاڑیاں ہر ۴۵ منٹ کے بعد مشرق کی طرف روانہ ہو رہی ہیں۔ اور منچوکو کی فوجیں بھی جمع ہو رہی ہیں۔ سویٹ قنصل جنرل نے وزارت خارجہ کے پاس پروٹسٹ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے ان روسی افسران ریلوے کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ جن کو منچوکو کی پولیس نے حراست میں لے رکھا ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے۔ کہ جب انڈیا بل پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ تو اس کے بعد ایک اور کمیشن نومبر ۱۹۳۴ء میں ہندوستان بھیجا جائے گا۔ جس کا کام مختلف حلقہ ہائے انتخاب کی حدبندی کرنا ہو گا۔ یہ کمیشن تین چار ماہ میں اپنا کام ختم کرے گا۔ اور پراونشل کونسلوں کے انتخابات مارچ ۱۹۳۵ء کے خاتمہ سے پہلے پہلے عمل میں آ جائیں گے۔

امریکہ کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی میٹرو پالٹیشن کے اعداد و شمار جمع کرنے کے ماہرین نے ایک کتاب "خودکشی" کے متعلق لکھی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۳۳ء میں سات کروڑ بیمہ شدہ امریکنوں میں سے ۱۲ ہزار نے خودکشی کر لی۔ یعنی کل اموات میں سے $\frac{1}{2}$ ۲ فی صدی اموات خودکشی سے ہوئیں۔

قطبی جزائر جہاں اسکیمو لوگ آباد ہیں۔ لڑکیاں چھ سال کی عمر میں جوان ہو جاتی ہیں۔ اور سات آٹھ سال کی عمر میں ان کے بچے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان جزائر میں چھ ماہ کے بعد عورتوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دو سال کی عمر میں جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ان کو کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ یہ عجیب و غریب باتیں زیکو سلووکیا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی